سپنے بات نہیں کرتے

امجد اسلام امجد

ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپنوں کی باتیں

"سپنے بات نہیں کرتے" میرے گیتوں کا دوسرا مجموعہ ہے پہلے مجموعے "آنکھوں میں تیرے سپنے" اور اس حالیہ کتاب کے عنوانات میں "سپنے" کا لفظ اگر مشترک ہے تو یہ کوئی اتفاقی بات نہیں کہ "گیت" کی صنف کا بنیادی جوہر انسانوں کے خواب ہی تو ہیں ممکن ہے کسی محقق یا ناقد کو اس سے اختلاف ہو لیکن اختلاف تو لوگ مسلمات پر بھی کیا کرتے ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میرے نزدیک گیتوں میں پایا جانے والا دکھ' اداسی' احساس مجبوری و دوری اور ناسٹیلجیا بھی اصل میں خوابوں ہی کی بدلی ہوئی صورتیں ہیں۔

"آنکھوں میں تیرے سپنے" کی اشاعت کے وقت مجھے قطعاً" اندازہ نہیں تھا کہ گیتوں کی قارئین کی سطح پر عمومی بے توجہی اور ان کی کتابی شکل میں تقریباً" غیر موجودگی کے باوجود انہیں اس قدر پسند کیا جائے گا کہ ایک ہی برس میں اس کا ایڈیشن ختم ہو جائے گا اور غالباً" یہی وہ حوصلہ افزائی ہے جس نے مجھے اس دوسرے مجموعے پر کام کرنے کے لئے اکسایا اور تیار کیا۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے گیت کا موسیقی اور گائیگی سے ایک ایسا تعلق ہے کہ تینوں کو علیحدہ علیحدہ کرکے دیکھنا بعض اوقات ناممکن ہو جاتا ہے سو ان گیتوں کے ضمن میں بھی یہ بات زیر نظر رکھنا ہوگی کہ ان میں سے بیشتر گیت ٹی وی اور ریڈیو کے مختلف پروگراموں کے لئے لکھے گئے ہیں ان میں آپ کو ایک خاصی بڑی تعداد ایسے گیتوں کی ملے گی جو بچوں کے مختلف پروگراموں کے لئے لکھے گئے ہیں اسی طرح کچھ گیت مختلف قومی دنوں یا واقعات کے حوالے سے بھی ہیں لیکن کتاب کا غالب حصہ بہرحال انہی گیتوں پر
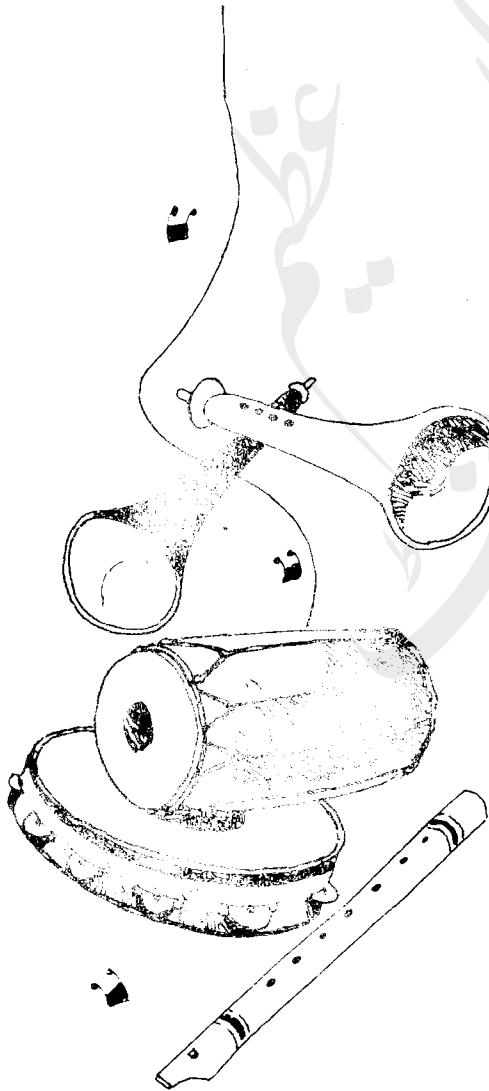
مشتمل ہے جن کا تعلق میرے اور آپ کے خوابوں اور سپنوں سے ہے بہت دنو
سے میں اس کوشش میں ہوں کہ گیت کے مروجہ اسلوب اور تکنیک سے ہٹ ک
کچھ تجربات کئے جائیں مثلاً" یورپی گیتوں کے انداز میں ایسے گیت بھی لکھے جائی
جن میں ایک مسلسل کہانی یا واقعہ یا صورت حال ہو اور تکنیکی طور پر بھی استھا
اور انترے کی بندشوں سے ہٹ کر لائنوں کو اس انداز میں ترتیب دیا جائے ک
بات سے بات نکلتی چلی جائے اور کسی موڑ پر رکاوٹ کا احساس نہ ہو نمونے ک
طور پر اس انداز کے دو گیت "یاد" اور "آنکھیں" کے زیر عنوان اس کتاب م
شامل کئے گئے اور ارادہ ہے کہ اس طرح کے کچھ اور گیت بھی لکھوں کیونکہ
گیت" کی صنف میں یقیناً" ابھی بے شمار تجربات کی گنجائش ہے اس کتاب کے نا
اور میرے عزیز دوست چودھری نیاز نے حسب معمول اس کتاب کو صوری اعتب
سے خوشنما بنانے کی کامیاب کوشش کی ہے مجھے یقین ہے کہ آپ کو اس کتاب ک
اکثر گیت پسند آئیں گے اور یوں مجھے اس صنف میں لکھتے رہنے کے لئے تحریک م
رہے گی۔

امجد اسلام امجد

22 ممتاز سٹریٹ گڑھی شاہو۔ لاہور — 11 جولائی 1994ء

گیت

آنکھیں

کیسے اتروں پار!
بادل بادل تیری آنکھیں' دریا دریا خواب
کیسے اتروں پار
چاروں جانب پھیل رہی ہے کاجل کی آواز
میرے دل کی ویرانی کو اس کی سندرتا سے بھر دے
مجھ پر اپنی پلکیں کر دے
آجا مجھ کو پاگل کر دے
سندر آنکھوں والی نار!
کیسے اتروں پار!

ارض و سما کے رنگ محل میں جتنے منظر ممکن ہیں
تیری آنکھیں ان میں ایسے جاگ رہی ہیں

جیسے دریاؤں کے سپنے
جن کی ہر تعبیر کے اندر ایک سمندر بہتا ہے
آتا جاتا ہر اک موسم
تیری آنکھیں دیکھتا ہے تو کہتا ہے
"رک جانا تقدیر نہیں پر آگے کیسے جاؤں
ان آنکھوں میں ڈوب سکوں تو کوئی رستہ پاؤں"

اے سندر متواری آنکھوں والی ناری — سن
اپنی آنکھیں موند کے مجھ سے سپنے میرے لے لے
ان جھیلوں کے اندر کیا ہے' اس کا بھید بتا
اے سندر' متوالی آنکھوں' کجلے نینوں والی
تیرے روپ ہزار
بس اتنا بتلا دے مجھ کو
کیسے اتروں پار
بادل بادل آنکھیں تیری دریا دریا خواب
کیسے اتروں پار' بتا میں کیسے اتروں پار!

✿✿✿

گیت

اک خواب سفر میں رہتا ہے
اک نام کی اڑتی خوشبو میں
اک راہ گذر کے جادو میں
اک خواب سفر میں رہتا ہے

دل کون ہوا کا پنچھی ہے پرواز سے جو تھکتا ہی نہیں
یہ کیسی رت کا بادل ہے جو ایک جگہ رکتا ہی نہیں
اک بستی آنکھیں ملتی ہے
اک شہر نظر میں رہتا ہے
اک خواب سفر میں رہتا ہے

کیا آنکھیں بجھ کر راکھ ہوئیں کیا چہرے رزق خاک ہوئے!
وہ پھول تھے کیا کیا جذبوں کے جو مِل کر ارضِ پاک ہوئے
اک لطف و کرم کا سایا سا
اب شام و سحر میں رہتا ہے
اک خواب سفر میں۔ رہتا ہے

❁❁❁

دوسرا آسماں

ڈھونڈتا پھر رہا ہوں جہاں در جہاں
دوسرا آسماں -----------
ہے کہاں؟ ہے کہاں؟
دوسرا آسماں!

بے اماں پھر رہے ہیں ولاسے کئی
ساحلوں پہ بھی رہتے ہیں پیاسے کئی
اک یقیں کے عقب میں ہیں لاکھوں گماں
دوسرا آسماں ------------

پھول کی آنکھ میں بھید شبنم کا ہے
زندگی ڈھیر سا ایک ریشم کا ہے
کھولتے کھولتے تھک گئی انگلیاں
دوسرا آسماں ----------

کوئی منزل ہے اپنی نہ کوئی ہدف
دھوپ سی وسوسوں کی ہے چاروں طرف
دور تک کوئی بادل نہ ہے سائباں
دوسرا آسماں ----------
ہے کہاں؟ ہے کہاں؟
دوسرا آسماں ----------

✿✿✿

گیت

دن ہے شاد مرادوں والا رات ستاروں والی ہے
ہاتھ میں لے کر ہاتھ او ساتھی
اک دوجے کے ساتھ او ساتھی
جھومیں مہکیں ناچیں گائیں
آنگن آنگن رنگ بکھرائیں
صحراؤں کی ریت میں ساتھی
ارمانوں کے کھیت میں ساتھی
کیسی یہ ہریالی ہے!
دن ہے شاد مرادوں والا رات ستاروں والی ہے

سُر سے سُر جو مل جاتے ہیں
پھول دلوں کے کھل جاتے ہیں
گیت ہوا پر لکھتے جانا
دیپ جلا کر رکھتے جانا
مانا شب تاریک ہے ساتھی
صبح بہت نزدیک ہے ساتھی
اور بڑی متوالی ہے
دن ہے شاد مرادوں والا رات ستاروں والی ہے

رستہ رستہ یاد کھڑی ہے
دوری کی زنجیر پڑی ہے
تاگا تاگا بنتے ہاتھ
تھک گئے سپنے چنتے ہاتھ
دل میں گر امید ہے ساتھی
ہر موسم اک عید ہے ساتھی
مایوسی تو گالی ہے
دن ہے شاد مرادوں والا' رات ستاروں والی ہے

❁❁❁

رنگوں کی پوشاک ہوا نے موسم کو پہنائی ہے
صبح' سنہرے خوابوں کی تعبیریں لے کر آئی ہے
روشن سرخ گلابوں والی
رستہ رستہ آہٹ آہٹ
امیدوں اور خوابوں والی
ایک انوکھی خوشبو جیسے سانسوں میں لہرائی ہے
اجلے خواب دکھانے والی
گلشن گلشن' شبنم شبنم
پھولوں کو مہکانے والی
رات ستاروں کی سیڑھی سے زینہ زینہ آئی ہے

جگنو رستوں کو چمکائیں
تتلی نے جو بات کہی وہ
رنگ ہتھیلی پر لکھ جائیں
دیکھو رُت یہ بھاگوں والی کیا سندیسہ لائی ہے
رنگوں کی پوشاک ہوا نے موسم کو پہنائی ہے

❁❁❁

گیت

یہ ہوا، یہ جدائی کی قاتل ہوا
راستہ راستہ
پوچھتی ہے پتہ
ایک دیکھے ہوئے اجنبی شخص کا
یہ ہوا۔ یہ جدائی کی قاتل ہوا

وصل کے خواب کا تیر ہے بے ہدف
درد ہے صف بہ صف
اور چاروں طرف
دھند کا ایک جنگل ہے پھیلا ہوا

یہ ہوا، یہ جدائی کی قاتل ہوا
پوچھتی ہے پتہ
جانے کس شخص کا

یہ جو کہرے میں لپٹی ہوئی سانس ہے
یہ کوئی پھانس ہے
یا تری آس ہے
کون جانے کہاں ڈور کا ہے سرا
یہ ہوا، یہ جدائی کی قاتل ہوا

❁❁❁

[یاد]

اس موسم میں جتنے پھول کھلیں گے
ان میں میری یاد کی خوشبو ہر سُو روشن ہو گی
پتّہ پتّہ بھولے بسرے رنگوں کی تصویر بنا تا گذرے گا
یاد جگا تا گذرے گا

اس موسم میں ----
اس موسم میں جتنے تارے آسمان پہ ظاہر ہوں گے
ان میں تیری یاد کا پیکر منظر منظر عریاں ہو گا
تیری جھل مل یاد کا چہرہ
روپ دکھا تا گذرے گا
اس موسم میں ----

اس موسم میں دل دنیا میں جو بھی آہٹ ہو گی
اس میں تیری یاد کا سایا گیت کی صورت ڈھل جائے گا
شبنم سے آواز ملا کر کلیاں اس کو دوہرائیں گی
تیری یاد کی سُن گُن لینے چاند مرے گھر آئے گا
آنکھیں پھول بچھائیں گی

اپنی یاد کی خوشبو مجھ کو دان کرو
اور اپنے دل میں آنے دو
یا میری جھولی کو بھر دو
یا مجھ کو مر جانے دو
اس موسم میں ----

❁❁❁

شام کی انگلی تھام کے نکلی بھولی یاد کوئی

آسمان پر چاند ہے تنہا اور زمیں پر میں
اور کہیں ہے دنیا میری اور کہیں پر میں
اک بے نام اداسی چاروں جانب پھیل رہی
شام کی انگلی تھام کے نکلی' بھولی یاد کوئی

تارے ایسے لرز رہے ہیں جیسے ہوں آنسو
جانے کس کی کھوج میں نکلی آوارہ خوشبو
ساری دنیا چھوڑ کے میرے دل میں آن بسی
شام کی انگلی تھام کے نکلی' بھولی یاد کوئی

شبنم شبنم عکس ہیں جس کے، چہرہ کس کا ہے
دل کی جو دیوار پہ اترا، سایا کس کا ہے
آئینوں کی بھیڑ میں کس کی صورت بھول گئی
شام کی انگلی تھام کے نکلی، بھولی یاد کوئی

❁❁❁

دل کا گھر بھی کیسا گھر ہے
آنے والے سو دروازے، جانے والا کوئی نہیں
روپ ہے یا بہروپ نگر ہے
دل کا گھر بھی کیسا گھر ہے!

پیار کی خوشبو، ایسی خوشبو، باندھے سے ناں رک پائے
ایسا ہے یہ پھول وفا کا، پتھر میں بھی کھل جائے

روشن ہر اک راہ گزر ہے
موسم موسم رنگ سفر ہے
دل کا گھر بھی کیسا گھر ہے

شام سمے جب وقت اور دریا ٹھہرے لگتے ہیں
دن بھر کی پرواز سے تھک کر پنچھی مڑنے لگتے ہیں

رستہ رستہ رات کا ڈر ہے
آنکھوں میں اک خواب نگر ہے
دل کا گھر بھی کیسا گھر ہے!

ہر الجھن اور شکوے کی بنیاد کوئی تو ہوتی
درد مسافت کی آخر میعاد کوئی تو ہوتی
جیسے ہر اک شب کی سحر ہے
جیسے پانی بیچ بھنور ہے

آنے والے سو دروازے جانے والا کوئی نہ
دل کا گھر بھی کیسا گھر ہے!

❁❁❁

کوئی زنجیر ہو اس کو محبت توڑ سکتی ہے
جدھر چاہے یہ باگیں زندگی کی موڑ سکتی ہے

محبت روک سکتی ہے کسی گرتے ستارے کو
کسی جلتے شرارے کو، فنا کے استعارے کو
یہ چکنا چور آئینے کی کرچیں جوڑ سکتی ہے
کوئی زنجیر ہو اس کو محبت توڑ سکتی ہے

محبت پر کسی بھی رسم کا پہرا نہیں چلتا
کسی آمر، کسی سلطان کا سکّہ نہیں چلتا
یہ ہر زندان کی اندھی سلاخیں توڑ سکتی ہے
کوئی زنجیر ہو اس کو محبت توڑ سکتی ہے

یہ جب چاہے کسی بھی خواب کو تعبیر مل جا۔
کسی رستے میں رستہ پوچھتی' تقدیر مل جا۔
سمے کے تیز دھارے کو یہ پیچھے چھوڑ سکتی ہے
کوئی زنجیر ہو اس کو محبت توڑ سکتی ہے

❁❁❁

اتنے خواب کہاں رکھوں گا
آنکھوں کے بازار میں تو اب تِل دھرنے کی جگہ نہیں
میں اتنے خواب کہاں رکھوں گا

ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے
پیروں میں خوشبو کی جھانجھر
شام کا تارا پھر آیا ہے
امیدوں کی دنیا لے کر
اس کا نام گماں رکھوں گا
اتنے خواب کہاں رکھوں گا

آہٹ آہٹ دستک دستک
پھیلے گی جھنکار وفا کی
تتلی تتلی، کوئل کوئل
بکھرے گی مہکار صبا کی
تجھ کو ساتھ جہاں رکھوں گا
آنکھوں کے بازار میں تو اب
تل دھرنے کی جگہ نہیں میں
اتنے خواب کہاں رکھوں گا

❁ ❁ ❁

دیکھو اب کے یہ کیسی بسنت رت آئی

کیسے کیسے یہ پھول کھلے
کیسے بچھڑے ہوئے دل ملے

دیکھو اب کے یہ کیسی بسنت رت آئی

رنگ مہکے جو سنکی ہوا
وقت تھم تھم کے چلنے لگا
جھُوم کے کھل اٹھی ہے کلی
جُھک کے موسم نے کچھ تو کہا

دیکھو اب کے یہ کیسی بسنت رت آئی

مسکرانے لگا ہے چمن
گنگنانے لگے ہیں بدن
خواب آنکھوں میں چلنے لگے
زرد ہونے لگے پیرہن

دیکھو اب کے یہ کیسی بسنت رت آئی

اے ہجر بھری شب
اے ہجر بھری شب
آ تو ہی میرے سینے سے لگ جا کہ مٹے غم
آ کچھ تو گھٹے غم
آ چُوم لوں آنکھیں تری، رخسار ترے، لب
اے ہجر بھری شب

دیکھ آج تمناؤں کی بے سمت ہوائیں
دلِ شرمندہ نظر کو
بھر لے کے چلی ہیں وہی بے رخت ہوائیں
اسی جادو کے نگر کو
آنکھوں میں لئے آس، ملے کون؟ کہاں! کب!
اے ہجر بھری شب

سنکے گی کہاں سبز ہوا کوئے وفا کی

ہاتھوں میں لئے پھول

خوشبو میں ملی یاد جو اک دستِ حنا کی

کیا کیا نہ گئے بھول

کچھ برسے ہوئے ابر ہیں کچھ ترسے ہوئے لب

اے ہجر بھری شب

اے ہجر بھری شب

❁❁❁

ایسا گلاب جیسا دن

ایسی غزل جیسی شام

آئے نہ آئے پھر کبھی

لمحوں کی اس ریت پر، لکھے رہیں نہ رہیں

جگمگاتے ہوئے دو نام

کسی کو نہیں یہ پتہ کسی کو نہیں یہ

جیون کی یہ رہ گذر

آتی ہے کس اور سے، جاتی ہے کون نگر

سارے سفر میں نہیں

رکنے کا کوئی مقام

ڈالی ڈالی پہ پھول کھلے اور آنکھوں میں اتری بہار
کس کا ہمیں ہے انتظار'
کس نے صبا کو دے دیا ایسا حسیں اختیار
شبنم سے بھرنے لگے
جتنے خالی تھے کلیوں کے جام
ایسا گلاب جیسا دن
ایسی غزل جیسی شام
آئے نہ آئے پھر کبھی

✿ ✿ ✿

سرِشام آنکھ میں جل اٹھے کئی دیپ سے
ترے نام سے
مرے چاند تُو بھی طلوع ہو کسی بام سے
مرے نام سے!

میں نے لکھ دیا
ترے نام کا میں نے حرف حرف
کفِ دستِ باد پہ لکھ دیا
وہ جو پھول تھا
مری زندگی کی کتاب میں
میں نے تری یاد پہ رکھ دیا
وہ جو بات تھی کوئی ان کہی اسے کہہ دیا
میں نے شام سے
سرِشام آنکھ میں جل اٹھے کئی دیپ سے
ترے نام سے

کسی آگ میں
وہ جو سوز تھا ترے ہجر کا
مرے جسم و جاں کو جلا گیا
کسی راگ میں
وہ جو زہر تھا کسی لہر کا
مری روح تک میں سما گیا
مجھے چار سُو سے غرض نہیں، مجھے کام ہے
اسی کام سے
مرے چاند تُو بھی طلوع ہو کسی بام سے
مرے نام سے
سرِشام آنکھ میں جل اٹھے کئی دیپ سے
ترے نام سے

✿✿✿

میں نے ----
کچھ لفظ لکھے ہیں لہروں پر
جب دریا تیرے شہر سے گذرے، پڑھ لینا

میں نے ----
اک بات کہی ہے خوشبو سے
جب موسم تیرے صحن سے گزرے، سُن لینا

جب چاند تری کھڑکی میں رکے اور تارے جھلمل کرتے ہوں،
کانوں میں ہوا کچھ کہہ کے چلے آنگن میں خواب اترتے ہوں،
اس وقت جو باتیں دل میں ہوں وہ ساری باتیں کر دینا
میں نے ---- کچھ لفظ لکھے ہیں لہروں پر
جب دریا تیرے شہر سے گزرے، سن لینا

چہرے پہ لئے اک آس کبھی کچھ پیاسی راتیں گزریں گی!
ہاں روکنا ان کو آنکھوں میں جو خالی راتیں گزریں گی!
اور اپنے سانس کی خوشبو سے وہ ساری راتیں بھر دینا
اس وقت جو باتیں دل میں ہوں وہ ساری باتیں کر دینا
میں نے ---- ۔
کچھ لفظ لکھے ہیں لہروں پر
جب دریا تیرے شہر سے گزرے' پڑھ لینا

❁❁❁

میں نے تیرا نام چُنا
دنیا کے بازار سے ساجن میں نے تیرا نام چنا
میں نے تیرا نام چنا
چیزوں کے انبار سے ساجن میں نے تیرا نام چنا
میں نے تیرا نام چنا

چہروں کے انبوہ میں میں نے ایک نظر جب دیکھا تجھ کو
پھر دوبارہ تجھ کو دیکھا
اس کے بعد سے اب تک میں نے اور نہیں کچھ دیکھا ساجن
اور نہیں کچھ دیکھا میں نے
کام بہت تھے کرنے والے میں نے بس یہ کام چنا
میں نے تیرا نام چنا

لمحہ لمحہ کات کے ساجن میں نے تیرے خواب بُنے
میں نے تیرے خواب بنے اور
اس کے بعد سے اب تک میں نے اور نہیں کچھ کاتا ساجن
اور نہیں کچھ کاتا میں نے
ایک یہی پہناوا میں نے اب تو صبح و شام چنا
میں نے تیرا نام چنا

❁❁❁

بھی حرف لکھوں میں ساجن نام ترا بن جائے
کی جو بھی کھڑکی کھولوں تیری خوشبو آئے

یوں لگتا ہے اک دن مجھ کو پاگل کر دے گا
پیار ترے کا سایہ جینا مشکل کر دے گا
ل موسم سے بات کروں وہ تیرے گیت سنائے

آنکھوں کے اطراف میں جیسے اک دھنک سی اتری ہے
ہاتھوں کی ہر پَور میں اک مانوس مہک سی اتری ہے
ل کو جب غور سے دیکھوں تیرے نقش بنائے

آنکھ مری ہے پیاسی مٹی، تُو ہے گھ
ایسے اِس کو جل تھل کر دے ناچ اٹھے
وقت مجھے یہ منظر دے دے اور وہیں رک جائے
جو بھی حرف لکھوں میں ساجن نام ترا بن جائے

❁❁❁

میرے دل میں اک تصویر ہے تُو
جو ساری عمر کا حاصل ہیں
اُن خوابوں کی تعبیر ہے تُو
میرے دل میں اک تصویر ہے تُو

مرے سامنے دنیا کھڑی رہی
میں تیری دُھن میں پڑی رہی
میں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا نہیں
میرا اور کسی سے ناتہ نہیں
میری منزل تُو تقدیر ہے تو

مری دنیا تیری چاہت ہے
مری دھڑکن تیری آہٹ ہے
دل دے کر جس کو پایا ہے
جسے میں نے آپ بنایا ہے
وہی مالا، سی زنجیر ہے تو

یوں من میں چاہ بسی تیری
میری دنیا ایک ہنسی تیری
ترے بِن جینا دشنام ہوا
ہر غم کی دوا ترا نام ہوا
دل روگی ہے اکسیر ہے تو
مرے دل میں اک تصویر ہے تُو

❁❁❁

جیون کی اس راہ گزر پر
خوشبو کے اس پھول سفر پر
ہم کو، تم کو، سب کو ہی بس چلتے جانا ہے
چلتے جانا ہے اور آگے بڑھتے جانا ہے
سپنے بُنتے، کانٹے چُنتے، بڑھتے جانا ہے
چلتے جانا ہے

اپنا اپنا کام لگن سے سارے کرتے جائیں
لمحوں کی دیوار پر اک اک شمع دھرتے جائیں
روشنیوں سے گلیاں، کوچے، آنگن بھرتے جائیں
خوشیوں کا انمول خزانہ مل کر پانا ہے
چلتے جانا ہے

اپنے اپنے حصے کا ہم منظر صاف کریں
اپنے اندر کو مہکائیں باہر صاف کریں
آنگن آنگن بکھرا کُوڑا مل کر صاف کریں
یہ اک ایسا گیت ہے جس کو سب نے گانا ہے
چلتے جانا ہے

❁❁❁

تیرے نام کی خوشبو لے کر آئے شام
دل میں اُترے اور وہیں رک جائے شام

تارا تارا کتنے چہرے جاگ اٹھے
آنگن آنگن کتنے دیپ جلائے شام

ہولے ہولے جھیل میں تیریں نیل کنول
خود مہکے اور ہم کو بھی مہکائے شام

جس کی انگلی تھام کے نکلیں ہم دونوں
ایسا بھی اک چاند کہیں سے لائے شام

بادل بادل زلف کسی کی کھلتی جائے
اور کٹے پھر اس کے سائے سائے شام

خوشبو کی آواز میں چھپ کے نکلے
تاروں کی پوشاک پہن کر آئے

تیرے نام کی خوشبو لے کر آئے شام
دل میں اترے اور وہیں رک جائے شام

❁❁❁

خوشبو تیرا نام
تیرے نام سے خوشبو لے کر مہکا میرا نام
خوشبو تیرا نام

اس خوشبو کو اوڑھ کے نکلی
رنگوں کی دیوار کا پہرا
تارا تارا توڑ کے نکلی۔
کیسی روشن شام
خوشبو تیرا نام

شبنم شبنم لہراتے ہیں
جتنے بھی ہیں رنگ دھنک کے

روپ ترے میں ڈھل جاتے ہیں، بجتا ہے اک بام
خوشبو تیرا نام

ریشم ریشم سپنے بُن کر
نیند سے آنکھیں بھر جاتی ہیں
مچتا ہے اک آہٹ سن کر، تاروں میں کہرام
خوشبو تیرا نام

✿✿✿

(مرکزی خیال "جام درک" سے ماخوذ)

کیا صبح اور کیا شام سجن
لوں ہردم تیرا نام سجن

دربار میں کنگھی کرتے ہوئے، جب دیکھا پہلی بار تجھے
اک پل کے لئے تو بھول گیا، دربار ہی کیا گھربار مجھے
پھر دل میں مچا کہرام سجن
لوں ہردم تیرا نام سجن

وہ ہونٹ گلابی پھولوں سے۔ اور ان پہ وہ ہلکا دنداسہ
وہ ناک ہلالی خنجر سی۔ وہ روپ چمکتے موتی سا

رہے روشن تیرا بام سجن
لوں ہردم تیرا نام سجن

باغوں میں پرندے گاتے ہیں، وہ گیت ہیں تیرے جوبن کے
غم دل کے سارے دور ہوئے، جب چاند پکارا چلمن سے
آنکھوں میں ڈھلی پھر شام سجن
لوں ہردم تیرا نام سجن

✿✿✿

(مرکزی خیال جام درک کے کلام سے ماخوذ)

پھولوں سے بھری ڈالی کی طرح
تن جھوم کے میرا لہرایا
کانوں میں پڑی بالی کی طرح

کل رات جو بجلی چمکی تھی
اک صورت آنکھ میں دمکی تھی
اک چاند زمیں پر اترا تھا
اس رخ پہ پڑی جالی کی طرح

بادل جو امنڈ کر آیا تھا
پیغام کسی کا لایا تھا
تو راجہ ہے میں پرجا ہوں
میں گلشن تُو مالی کی طرح

تیری چاہت اب ایمان ہوئی
میرے دل کی غم پُرسان ہوئی
اب تُو ہی رکھنا لاج سجن
کہیں پیار نہ ہو گالی کی طرح
پھولوں سے بھری ڈالی کی طرح

❁❁❁

(مرکزی خیال جام دُرک کے اشعار سے ماخوذ)

سپنے میں کل دیکھی میں نے اک البیلی صورت
چاندی کی اک مُورت

ایسا روپ انوکھا اس کا چندا کو شرمائے
مورنی جیسی گردن اس کی دل میں بستی جائے
سکھیوں کی اس بھیڑ میں سب سے روشن اس کا روپ
چاندنی اس کے سر پر جیسے سایہ کرتی جائے
سپنے میں کل دیکھی میں نے اک البیلی صُورت
چاندی کی اک مُورت

اس کے مُکھ پر آنکھیں جیسے تاروں کے دو پھول
ٹھہری ٹھہری گہری گہری قاتل پر، مقتول
شامِ شفق سی سرخ وہ اس کی مخمل کی پاپوش

میرے دل سے لاکھوں دل تھے، ان قدموں کی دھول
سپنے میں کل دیکھی میں نے اک البیلی صورت
چاندی کی اک مورت

ہائے وہ اس کا رکھنا اپنے ہونٹوں پر وہ ہاتھ
پردیسی کو مار ہی ڈالا ایک اشارے ساتھ
بنجر تھی جو آس کی کھیتی جاگی اور لہرائی
ایک نشانی اسکی پا کر مچل اٹھے جذبات
سپنے میں کل دیکھی میں نے اک البیلی صورت

چاندی کی اک مُورت

✿✿✿

(مرکزی خیال بلوچی شاعر جام ورک کے اشعار سے ماخوذ)

اے بادل
اے میرے یار کے نامہ بر
اللہ اور نبیؐ کی اس کے
رحمت ہو تجھ پر
اے بادل اے میرے یار کے نامہ بر

بجلی جیسا چمک گیا وہ میری آنکھوں میں
اس کی زلفوں کی خوشبو ہے میری سانسوں میں
اس کے غم میں جلتا ہوں میں جیسے ایک شجر
اے بادل اے میرے یار کے نامہ بر

تیروں جیسے حکم ہیں اس کے میرا تن ہے ڈھال
یاروں کی سختی بھی عاشق ہنس کر دیں گے ٹال
کیسے اس کو اتنا دیکھوں آنکھیں جائیں بھر
اے بادل اے میرے یار کے نامہ بر

✿✿✿

(مرکزی خیال بلوچی شاعر مست توکلی کی نظم سے ماخوذ)

بے سَمت مسافت میں جب اُس کی گلی آئی
اک' جانی ہوئی خوشبو بے ساختہ لہرائی

شِکرے سے کہا میں نے ہاں اس کی خبر لانا
اے برق صفت پنچھی للہ ذرا جانا
وہ یار ہمارا بھی ہے تجھ سا ہی ہر جائی

جانے ہے کہاں یارو دم ساز مری شمو
سنتی ہی نہیں کوئی آواز میری شمو
میں اس کی محبت میں ہو جاؤں نہ سودائی

یوں تو مرے رستے میں کتنے ہی حسیں آئے
اس دل میں مگر کیسے کوئی اور مکیں آئے
جو دل ہو زمانے میں بس تیرا تمنائی

❁❁❁

تجھے کون گلی جانا ہے!
-اے دل اے مسافر دل
تجھے کون گلی جانا ہے!
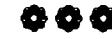
کسی گھاٹ پہ اترے گا
کس آنکھ میں ٹھہرے گا
کس اُور روانہ ہے
اے دل اے مسافر دل

اک عمر کی صحبت میں دم ساز نہیں کھُلتا
آواز کے صحرا میں کچھ راز نہیں کھُلتا
اپنا کہ بیگانہ ہے
اے دل اے مسافر دل

جو صبح نہ ہوتی ہو وہ رات نہیں کوئی
جو ختم نہ ہو جائے وہ بات نہیں کوئی
یہ رسمِ زمانہ ہے
اے دل اے مسافر دل
تجھے کون گلی جانا ہے!

❁❁❁

خوشبو سے بھری، تاروں سے سجی
پھر رات چلی آنکھوں میں لئے کچھ وعدے سے

بادل کی پھر اوٹ کئے مہتاب چلا
تارا تارا ایک انوکھا خواب چلا
پھولوں سے سنی، شبنم نے کہی
اک بات صبا کے کانوں میں پھر دھیرے سے
پھر رات چلی آنکھوں میں لئے کچھ وعدے سے

جھیل سی ان آنکھوں کا پانی گہرا تھا
چاند کسی آواز کو سننے ٹھہرا تھا
تاروں کی ہنسی، رستوں میں کھلی
اور لفظوں میں پھر جان پڑی اک لہجے سے
پھر رات چلی آنکھوں میں لئے کچھ وعدے سے

❁❁❁

دنیا میں محبت کے ہم گیت بُنیں آؤ
کچھ پھول چُنیں آؤ

مل جل کے چلو بوئیں وہ بیج تمنا کے
سکھ جن سے نمو پائیں ہر آنکھ میں فردا کے
ہر سانس میں خوشبو کی آواز سنیں، آؤ
کچھ پھول چنیں آؤ
جو شہد سے میٹھا ہو وہ رنگِ سخن سیکھیں
شبنم کا سفر دیکھیں، تاروں کا چلن سیکھیں
ہر شاخ سے خوشیوں کے کچھ خواب چنیں آؤ
کچھ پھول چنیں آؤ
دنیا میں محبت کے ہم گیت بُنیں آؤ

❁❁❁

دو بھید بھری آنکھیں
اک خواب کی چلمن سے ہر رات مجھے دیکھیں
دو بھید بھری آنکھیں

ہر صبح کو چڑیوں کی چہکار میں ڈھل جائیں
پھولوں کی قبا پہنیں، شبنم میں بدل جائیں
ہر شام ہواؤں سے احوال مرا پوچھیں
دو بھید بھری آنکھیں

کرتی ہیں عجب باتیں کاجل کی زباں سے یہ
دل لیتی چلی جائیں انداز بیاں سے یہ

بچوں کی طرح سوئیں، کلیوں کی طرح جاگیں
دو بھید بھری آنکھیں

اک خواب کی چلمن سے ہر رات مجھے دیکھیں
دو بھید بھری آنکھیں

✿✿✿

موسم رنگ بدل جائیں
رستے دور نکل جائیں
تم نہ بدلنا - ساتھ ہی چلنا جب تک جیون جوت جلے

تیرے ہی سنگ رہنا ہے
دکھ سکھ مل کر سہنا ہے
تم سے پیارے، تم سے ہی
جو بھی سننا، کہنا ہے
ہم سے سننا، ہم سے کہنا، جب تک ساتھی رات چلے
تم نہ بدلنا، ساتھ ہی چلنا، جب تک جیون جوت جلے

زلف گھٹا بن جانے دو
اس بادل کو چھانے دو
تم جو میرے ساتھ چلے
دل کو دھوم مچانے دو

پنچھی چہکیں، رستے مہکیں، غم کا سورج ہاتھ ملے
تم نہ بدلنا، ساتھ ہی چلنا، جب تک جیون جوت جلے

وصل اور ہجر اضافی ہے
ایک نظر ہی کافی ہے
دنیا ساری غم ہی غم ہے۔
تیرا نام تلافی ہے
چمکیں تارے، ساتھ ہمارے، مل جاؤ جو شام ڈھلے
تم نہ بدلنا۔ ساتھ ہی چلنا جب تک جیون جوت جلے

✿✿✿

ہوا آہستہ چلتی ہے
تری کھڑکی سے گذرے تو ہوا آہستہ چلتی ہے
شفق کی نبض، تاروں کی ضیا، آہستہ چلتی ہے
ہوا آہستہ چلتی ہے۔

تجھے خوابِ جوانی میں اگر مدہوش پاتی ہے
دھنک کی اوڑھنی پہنے، مہک کا مورچھل لے کر
ترے چہرے پہ بکھری زلف دھیرے سے ہٹاتی ہے
تو گلشن میں اگر آئے صبا، آہستہ چلتی ہے
ہوا آہستہ چلتی ہے۔

یہی وہ رات ہے جو لاکھ کہنے پر نہیں رکتی
ستارے ٹوٹتے جاتے ہیں کچھ کہنے کی کوشش میں

یہ ان کی بات سننے کے لئے پل بھر نہیں رکتی
تری فرقت میں آتی ہے تو کیا آہستہ چلتی ہے
ہوا آہستہ چلتی ہے

حضوری کی تمنا میں پڑے رہتے ہیں گلیوں میں
کئی خوابوں کی اکثر دیر سے شنوائی ہوتی ہے
خزاں کے رنگ جیسے ڈولتے رہتے ہیں کلیوں میں
غریبِ شہر کی جیسے دعا آہستہ چلتی ہے
ہوا آہستہ چلتی ہے

✿✿✿

تو چلو یوں کریں
بھول جائیں جو کچھ بھی ہوا، جس طرح بھی ہوا
تم بھی کچھ نہ کہو — ہم بھی کچھ نہ کہیں
تو چلو یوں کریں۔

چاندنی کو ستاروں کی اقلیم میں پھیلتے دیکھ کر
کھڑکیوں سے اُدھر موسموں کو گزرتے ہوئے دیکھ کر
جیسے ان سے کوئی آشنائی نہیں
اس طرح سے رہیں
تو چلو یوں کریں۔

گردبادِ زماں سے کوئی راستہ پار جاتا نہیں
خواہشوں کے سوا منتظر آنکھ میں کچھ بھی آتا نہیں
اپنے ہی آپ سے اک کہانی کہیں،
آپ ہی پھر سنیں
تو چلو یوں کریں۔

✿✿✿

کتنے خواب سجے ہوں گے
کتنے پھول کھلے ہوں گے
جب تم میرے شہر کی گلیوں سے گذرو گے
گذرو گے نا۔ گذرو گے نا۔ گذرو گے نا!

دل میں چاند اتر آئے گا
موسم اور نکھر جائے گا
شام کا پہلا تارہ، سارے
گھر کو روشن کر جائے گا
جب تم میرے شہر کی گلیوں سے گزرو گے
گذرو گے نا۔ گزرو گے نا۔ گزرو گے نا!

راہیں روشن ہو جائیں گی
اک دوجے میں کھو جائیں گی
بن جائے گی خوشبو زینہ
پلکیں چلمن ہو جائیں گی
جب تم میرے شہر کی گلیوں سے گزرو گے
گذرو گے نا! گذرو گے نا! گذرو گے نا!

❁❁❁

ندیا گائے
چپکے چپکے دھیرے دھیرے
ساحل سے کچھ کہتی جائے' بہتی جائے۔

آنگن میں کیوں ڈھیر لگا ہے کلیوں کا!
خوشبو رستہ بھول گئی کیا گلیوں کا!
دل ہی دل میں سوچے ہے کیا تیز ہوا
پُوچھو تو خاموش رہے اور چلتی جائے
ندیا گائے۔

کتنی بھی تاریک ہو چاہے غم کی شام
تارا تارا روشن ہو گا تیرا نام
بھُولے بِسرے خواب سجا کر آنکھوں میں
رات ہمارے کانوں میں کچھ کہتی جائے'
ندیا گائے۔

❁❁❁

آنکھوں میں لئے کچھ خواب جلے تاروں کے دیئے
اور رات کسی خوشبو سے سجی

چپکے سے کہیں اک پھول کھلا
اک شمَع جلی! اک زخم سِلا

اور دل نے کئی اقرار کسی کے یاد کئے
پھر بات کوئی بِن بات بنی
اور رات کسی خوشبو سے سجی
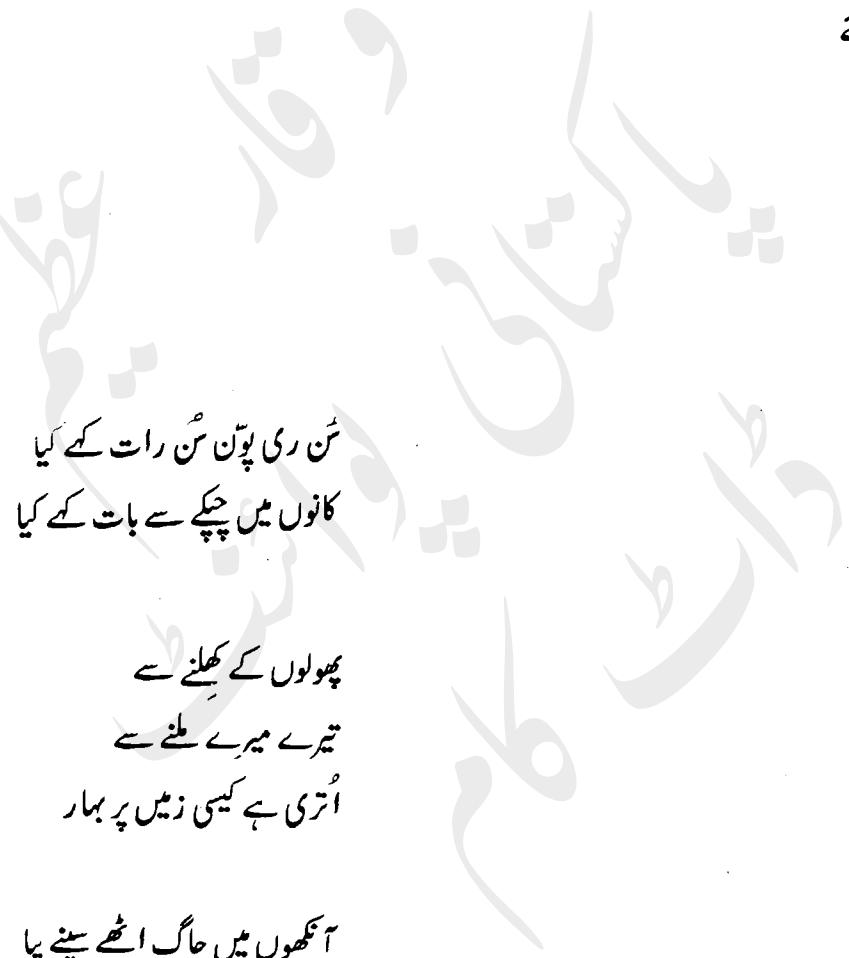
وہ ساتھ چلا تو رُت بدلی
پھر چمک اٹھی ہر شے گدلی
پھر دو آنکھیں بیدار ہوئیں اک دنیا سنگ لئے
اور شام کئی رنگوں میں ڈھلی
اور رات کسی خوشبو سے سجی

✿✿✿

سُن ری پوَن سُن رات کہے کیا
کانوں میں چپکے سے بات کہے کیا

پھولوں کے کِھلنے سے
تیرے میرے ملنے سے
اُتری ہے کیسی زمیں پر بہار

آنکھوں میں جاگ اٹھے سپنے پیا
سپنے پیا' تیرے سپنے پیا
سُن ری پوَن سُن رات کہے کیا

بادل میں چھپ چھپ کے تارے چلے
تارے چلے تیرے دوارے چلے
سُن ری پوّن سُن رات کہے کیا

باتوں ہی باتوں میں دل کھو گیا
تیرا ہو گیا رے پیا تیرا ہو گیا
سُن ری پوّن سُن رات کہے کیا
کانوں میں چپکے سے بات کہے کیا

❁❁❁

دل کیسے اُسے بھولے
جس نام کی خوشبو سے سانسوں میں پڑیں جُھولے
دل کیسے اسے بھُولے

ہے آنکھ عجب اس کی دل لیتی چلی جائے
لہرا کے دھنک اس کے آنچل میں اُتر آئے
آواز میں شعلہ وہ آکاش کو جو چُھولے
دل کیسے اسے بھُولے

بازار میں دنیا کے تجھ سا نہ حسیں دیکھا
ہم نے تجھے دیکھا تو کچھ اور نہیں دیکھا
جو تجھ کو پسند آئے اے جانِ وفا، تُولے
دل کیسے اسے بھُولے۔

❁❁❁

قومی گیت

ستارے آسماں کو چھوڑ کے آئیں جو تم دیکھو
گذرتے پانیوں پر عکس رک جائیں جو تم دیکھو

چمن میں پھول کھل جائیں تمہارے آنکھ ملنے سے
ہوا کے بخت جاگ اٹھیں تمہارے ساتھ چلنے سے
کِھلے خوشبو، نظر میں رنگ لہرائیں جو تم دیکھو

ابد تک ایک دشتِ بے نتیجہ ہے جو میں دیکھوں
ہر اک منظر کے پیچھے ایک دھوکہ ہے جو میں دیکھوں
زمین و آسماں یکسر بدل جائیں جو تم دیکھو
ستارے آسماں کو چھوڑ کے آئیں جو تم دیکھو

❁❁❁

سبز ہلالی پرچم

لہرایا وہ سبز ہلالی پرچم

رُوپ ہے جس کا سب سے نیارا - ہنستا چاند اور روشن تارا

دھوم ہے جس کی عالم عالم

سبز ہلالی پرچم

لہرایا - وہ سبز ہلالی پرچم

جذبوں کی اس بھیڑ میں ایسی اور امنگ نہ کوئی

قوسِ قزح کے رنگ محل میں ایسا رنگ نہ کوئی

چین کا سپنا، امن کا موسم

دھوم ہے جس کی عالم عالم

سبز ہلالی پرچم

خوشبوؤں، آوازوں، رنگوں، خوابوں کا ہے جہان
دنیا کی اس بے رنگی میں یہ اپنی پہچان
یہ روشن تو روشن ہیں ہم
دھوم ہے جس کی عالم عالم
سبز ہلالی پرچم
لہرایا - وہ سبز ہلالی پرچم

✿✿✿

بُجھنے لگا جو ایک تو اِک اور جل اٹھا
ہم نے ستارا وار کیا طے یہ راستہ

چہرے تھے گَرد گَرد تو آنکھیں لہو لہو
اک بے کنار آگ سی پھیلی تھی چار سُو
کِھلنا تھا جس گلاب کو وہ پھر بھی کِھل گیا

ارضِ وطن کی دید سا مرہم نہیں کوئی
اس قائدِ بہار سا پرچم نہیں کوئی
آنکھوں میں ایک باغ سا کھلتا چلا گیا

اُس ربّ دو جہان کی — زندہ عطا ہے یہ
یعنی رسولِؐ پاک کی روشن دعا ہے یہ
یہ ارضِ پاک اصل میں تحفہ ہے آپ کا

ہم نے سنوارا وار کیا طے یہ راستہ
بُجھنے لگا جو ایک تو اک اور جل اٹھا

✿✿✿

پاکستان پاکستان
تیری اور میری پہچان
پاکستان پاکستان

سپنا چودہ صدیوں کا، بستی بستی مہکے گا
ہے یہ اللہ کا احسان
پاکستان پاکستان

چمکے اسکا روشن چاند، کبھی پڑے نہ تارا ماند
سب کی آنکھوں کا ارمان
پاکستان پاکستان

اس کی مانگ سجاتے جائیں' ایک ہی دُھن میں گاتے جائیں
بچے بوڑھے اور جوان
پاکستان پاکستان

حق داروں کو حق ملیں گے' ہر آنگن میں پھول کھلیں گے
ہے یہ قائد کا اعلان
پاکستان پاکستان

❁❁❁

اے ارضِ وطن' اے ارضِ وطن' اے ارضِ وطن' اے ارضِ وطن
شاداب رہیں اور پھولیں پھلیں یہ شہر ترے' یہ دشت و دمن
آباد رہے' دل شاد رہے' یہ بزمِ طرب یہ رنگِ چمن
خوشبو سے بھرے' پھولوں سے سجے' یہ ارض اماں یہ ارض وطن
اے ارضِ وطن اے ارضِ وطن

یہ کھیت ہری فصلوں سے بھریں یہ پیڑ لدیں میووں سے سدا
یہ ابر کرم جھرنوں سے چلے ندی ندی' دریا دریا
سورج کی ضیاء' ہر گھر کا یونہی' آباد کرے کونا کونا
چمکاتی رہے چہروں کو یونہی رنگوں سے سجی یہ چاند کرن
اے ارضِ وطن اے ارضِ وطن

اے ارضِ وطن رستہ رستہ تاروں سے تری ہم مانگ بھریں
جتنا بھی جئیں ہم تیرے لئے خوشیوں کے جتن کرتے ہی رہیں
جو شام سیہ سے جم کے لڑیں جو تیز ہوا سے بجھ نہ سکیں
کچھ ایسے دیئے، ہم رکھتے چلیں، بستی بستی، آنگن آنگن
اے ارض وطن اے ارضِ وطن اے ارضِ وطن اے ارضِ و

❁❁❁

اک تیرا اک میرا ہاتھ
مل جائیں تو ہو جائے گی
ساری دنیا ساتھ
اک تیرا اک میرا ہاتھ

ساری آنکھیں مل کر اپنی اک ہی سپنا دیکھیں
ہر چہرے کے عکس میں روشن اپنا چہرا دیکھیں
گاتا دن ہو ہنستی رات
اک تیرا اک میرا ہاتھ

ہر اک آفت ٹل سکتی ہے جو ہم ایک رہیں
اک دوجے کے دکھ سکھ بانٹیں مل کر ساتھ چلیں
رنگوں کی برسے برسات
اک تیرا اک میرا ہاتھ

جتنے رنگ ہیں ارض وطن کے ان کی اک پہچان
یک رنگی کی سندرتا کا نام ہے پاکستان
پاک وطن کی کیا ہی بات
اک تیرا اک میرا ہاتھ
مل جائیں تو ہو جائے گی
ساری دنیا ساتھ

❁❁❁

اے میرے کشمیر۔ اے ارضِ دِلگیر
اپنے لہو سے تو نے لکھی جو روشن تحریر
بدلے گی اک روز اسی سے دنیا کی تقدیر
اے میرے کشمیر۔ اے ارضِ دِلگیر

آزادی کے متوالوں کے تجھ پر لاکھ سلام
ظلم کی گہری کالی شب میں سورج تیرا نام
تو نے جہدِ حق کو دیا ہے ایسا ایک مقام
جس کی نہیں نظیر۔ اے میرے کشمیر

لہو اگلتی وادی سے گر تیل نکل آتا
پل بھر میں ان اہلِ حشم کا رُوپ بدل جاتا
تیرا دکھ اک تیر کی صورت ان پر چل جاتا
اٹھتے جاگ ضمیر۔ اے میرے کشمیر

تیرے لہو سے روشن ہے اب شمعِ وفا کی لَو
تُو نے نئے عنوان دیئے ہیں صبر اور ہمت کو
اللہ اور نبیؐ کی تجھ پر خاص عنائت ہو
ٹوٹے ہر زنجیر - اے میرے کشمیر - اے ارضِ دلگیر

❁❁❁

جب تک اپنے خواب ہیں زندہ تعبیریں بھی زندہ ہیں
جب تک روح کے رنگ سلامت تصویریں بھی زندہ ہیں
چاند اور تارے والا پرچم
تیری میری خوشیاں لے کر
لہرائے گا عالم عالم
سینوں میں ایمان ہے تازہ اور جذبے پائندہ ہیں
جب تک اپنے خواب ہیں زندہ
تعبیریں بھی زندہ ہیں

مٹی میں تاثیر بہت ہے
سانجھ سفر کے رستے رستے
چاہت کی تنویر بہت ہے

آنے والے کل کے منتظر تابندہ تابندہ ہیں
جب تک اپنے خواب ہیں زندہ
تعبیریں بھی زندہ ہیں

گلشن گلشن مہکے گا ۔
ڈالی ڈالی آس کا پنچھی
موسم موسم چہکے گا
ہم اور تم ہیں حال اور ماضی ہم تم ہی آئندہ ہیں
جب تک اپنے خواب ہیں زندہ تعبیریں بھی زندہ ہیں

❁❁❁

آئی بہار پھول نے خوشبو سے کچھ کہا
چلنے لگی ہوا

لرزاں تھی ایک دھند سی خوابوں کے آس پاس
پھیلے ہوئے تھے آنکھ میں منظر اداس اداس
تم مسکرائے شہر کا موسم بدل گیا
آئی بہار پھول نے خوشبو سے کچھ کہا
چلنے لگی ہوا

ہونے لگے لباس گلوں کے بدن پہ تنگ
رکنے لگے فضاؤں میں قوس قزح کے رنگ
تانے ہیں پھر بہار نے خیمے سے جا بجا
آئی بہار پھول نے خوشبو سے کچھ کہا
چلنے لگی ہوا

بھنورے کلی کلی کا بدن چومنے لگے
کوئل نے کی پکار، شجر جھومنے لگے
جانے صبا کے کان میں شبنم نے کیا کیا
آئی بہار پھول نے خوشبو سے کچھ کہا
چلنے لگی ہوا

✿✿✿

چادر ہے ماں کی ارضِ وطن یہ نہ بھولنا
اے تازہ واردانِ چمن یہ نہ بھولنا

کتنی کروڑ آنکھوں نے دیکھا تھا اس کا خواب
کتنے لہو کی آگ سے لکھا گیا یہ باب
کتنے پہاڑ کاٹے تو نکلی یہ موجِ آب
کیا کیا کیے تھے ہم نے جتن، یہ نہ بھولنا
اے تازہ واردانِ چمن یہ نہ بھولنا

ہجرت رسول پاکؐ کی سنت تھی، ہم نے کی
مشکل بہت اگرچہ مسافت تھی، ہم نے کی
جتنی بھی اختیار میں ہمت تھی، ہم نے کی
رستوں میں ہر طرف تھی تھکن، یہ نہ بھولنا
اے تازہ واردانِ چمن، یہ نہ بھولنا

✿✿✿

چھ ستمبر آیا۔ کیا کیا یادیں لایا!
یہ دن اپنی عزت، عظمت، ہمت کا سرمایا!
چھ ستمبر آیا

اس کی اک آواز سے جاگا سارا پاکستان
گلیاں، کوچے، شہر اور گاؤں دریا، ریگستان
ایک ہی پل میں ہو گئے سارے یک دل اور یک جان
شمعِ آزادی کو اس نے پھر سے آن جلایا
چھ ستمبر آیا۔

پاک وطن کی مٹی ہم کو اپنی جان سے پیاری
اس کی خاطر اپنے بڑوں نے کیا کیا نذر اتاری!
ایک انوکھی خواہش سے مہکا دی کیاری کیاری
دنیا کی ہر دھوپ کو روکے اس کی ٹھنڈی چھایا
چھ ستمبر آیا۔

***

ہم ہی تو ہیں پاکستان
چاند ستارے والا پرچم اپنی ہے پہچان
ہم ہی تو ہیں پاکستان

ماں کے آنچل جیسی اس کی ٹھنڈی چھاؤں
پھولوں جیسے شہر ہیں اس کے گیتوں جیسے گاؤں
اس پر اپنی جاں قربان

پھول کھلیں جب سارے مل کر بن جائے گلزار
سانجھے ہیں سب دکھ سکھ اپنے سانجھے اپنے پیار
تیری عزت میری شان

روشن روشن راتیں اس کی نکھرے نکھرے دن
اپنی کچھ پہچان نہیں ہے جگ میں اس کے بِن
اس کے دم سے اپنا مان
ہم ہی تو ہیں پاکستان

✿✿✿
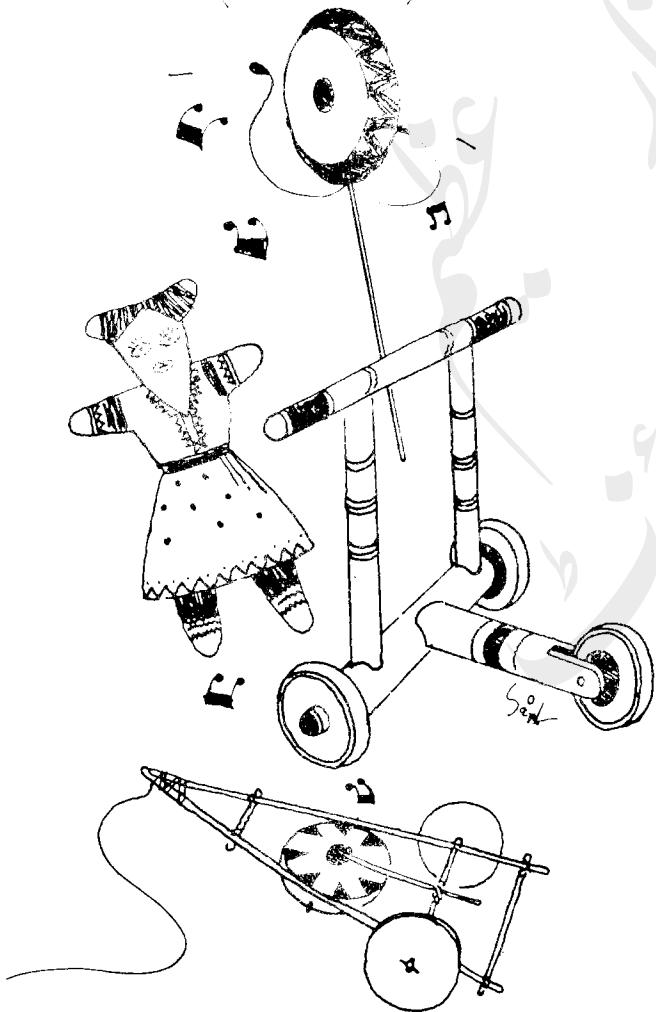
مٹی میں غذا ہے کہیں پانی میں غذا ہے
قدرت کی عنائت کا، ہر اک رنگ جدا ہے

انسان کی خاطر ہی بنا کھیل یہ سارا
بیجوں میں ثمر، شہد کو کلیوں میں نکھارا
پانی میں کئی طرح کی خوراک بنائی
سبزے میں کئی رنگ کا پھر رزق اتارا
یوں ہی تو نہیں باغ کی یہ نشوونما ہے
مٹی میں غذا ہے کہیں پانی میں غذا ہے

ہے جسم کی طاقت کے لئے جو بھی
ہر چیز ہمارے لئے موجود ہے
مچھلی میں پروٹین تو سبزی میں
ہے دودھ بنا دوستو ہر بات
گنّے میں شکر، دال کی خصلت میں مزا ہے
مٹی میں غذا ہے کہیں پانی میں غذا ہے

✿✿✿

بچوں کے گیت

دیس دیس میں پلنے والے پیارے پیارے بچو
آنے والا کل ہے تمہارا
اب تک تو حق دار نے پایا مشکل سے انصاف
تم مت کرنا ظلم گوارا
آنے والا کل ہے تمہارا

نگر نگر کو اپنی روح کی آگ سے روشن کر دو
دنیا کی مایوس نگاہیں امیدوں سے بھر دو
مستقبل کی راہ سے چن لو سب انگارے، بچو
دیس دیس میں پلنے والے پیارے پیارے بچو

پیارے بچو تم سے ہو گا اک ایسا آغاز
سیکھے گی یہ دنیا جس سے جینے کا انداز
جتنے دکھ سکھ ہیں اس جگ میں بانٹ لو سارے، بچو
دیس دیس میں پلنے والے پیارے پیارے بچو

آنے والے کل میں ہو گے تم اس باغ کے مالی
دیکھو اب نہ رہنے پائے ایک بھی ٹہنی خالی
تم ہی ہو تقدیر جہاں کے روشن تارے بچو
دیس دیس میں پلنے والے پیارے پیارے بچو

✿✿✿

آنگن آنگن تارے
پھوٹ رہے ہیں چہرہ چہرہ
روشنیوں کے دھارے
آنگن آنگن تارے

جس رستے سے ہو کر گزریں پھول کھلاتے جائیں
وقت کی اس دیوار پہ اپنے خواب سجاتے جائیں
دنیا سے ہر غم کو مٹا دیں
مل جل کر ہم سارے
آنگن آنگن تارے

تینوں ہیں استاد ہمارے مسجد، گھر، اسکول
قربانی اور الفت والا سیکھیں ایک اصول
ان سب کے ہم ساتھی ہوں گے
جو ہیں درد کے مارے
آنگن آنگن تارے

✿✿✿

خوشبو چلتی رہتی ہے
روشنی جلتی رہتی ہے
ہر اک رات کے پیچھے دن ہے
تارا تارا، لمحہ لمحہ
ظلمت ڈھلتی رہتی ہے
خوشبو چلتی رہتی ہے

مل جائے تقدیر سے جو بھی اس راحت پر شکر کرو
مشکل کوئی پڑ جائے تو سہ جاؤ اور صبر کرو
دنیا کا دستور یہی ہے
رنگ بدلتی رہتی ہے
خوشبو چلتی رہتی ہے

بادِ خزاں کی سَرزوری سے فصلِ بہاراں رکتی نہیں
سچائی کی روشن گردن کٹ جاتی ہے، جھکتی نہیں
موت کی چلتی آندھی میں بھی
زندگی پلتی رہتی ہے
روشنی جلتی رہتی ہے
خوشبو چلتی رہتی ہے

❁❁❁

مزاحیہ گیت

پہلے یہ ڈانواں پھر ڈول ہو گئی
اچھی بھلی چلی جا رہی تھی زندگی
آپ آئے اول جلول ہو گئی

ہاتھی کو بڑا کیا بڑا ہو گیا
جنگل کو ہرا کیا ہرا ہو گیا
دنیا کو گول کیا گول ہو گئی

جو بھی ہم نے بات کہی ٹالتے رہے
کبھی ہمیں دیکھا، کبھی بھالتے رہے
ہم سے بھی ٹال مٹول ہو گئی

آتی ہے، پٹھان بھائی، آتا نہیں ہے
یعنی روٹی کھاتی ہے وہ کھاتا نہیں ہے
کرنا تھا مخول پہ مخول ہو گئی

چاول کو پنجاب نے جو چَول کر دیا
پاس آ بیٹھنے کو کَول کر دیا
پوچھو نہیں کیسی رگ مرول ہو گئی

پوری نہیں کبھی کہیں ناپ
کیروسین آئل کے ملاپ
زندگی ہماری پٹرول ہو
پہلے یہ ڈانواں پھر ڈول

❁❁❁

کہتی ہے جیون پھلواری
دو باتوں میں بات ہے ساری
ایک ہی شاخ کے پھل ہیں دونوں
غم ہو یا خوشیوں کا میلہ
آتے ہیں یہ باری باری
دو باتوں میں بات ہے ساری

خوشی ملے تو شکر کرو اور غم آئے تو صبر
چمکے ناہیں دھوپ ہمیشہ ' سدا رہے نہ ابر
آتے ہیں یہ باری باری
دو باتوں میں بات ہے ساری

فصلِ گُل ہو یا ہو پت جھڑ اصلی چیز ہے رُکھ
ہر اک رات کے پیچھے دن ہے دکھ کے پیچھے سُکھ

آتے ہیں یہ باری باری
دو باتوں میں بات ہے ساری

❁❁❁

موتی جیسے دانت
چمکیں جب اک ساتھ تو کتنے اچھے لگتے ہیں

ایک تبسم سے، مِل جاتے ہیں دل
مسکاتی ہے آنکھ، کِھل جاتے ہیں دل
لائیں دن اور رات
خوشیوں کی بارات تو کتنے اچھے لگتے ہیں

برتیں ٹوتھ برش یا آپ کریں مسواک
ہر شب سونے سے، پہلے منہ ہو پاک
بچے جب یہ بات
سمجھیں اک سوغات تو کتنے اچھے لگتے ہیں

دانت اگر ہوں صاف اچھے اور مضبوط
عمر اور صحت بھی ان سے ہے مشروط

روشن ہوں لمحات
جب ہاتھ میں لے کر ہاتھ تو کتنے اچھے لگتے ہیں

❁❁❁

آتے جاتے دِن — کیا کہتے ہیں سُن
عِلم کے چاند چراغ سے ساتھی
جیون کے اس باغ سے ساتھی
ساری کلیاں چُن
آتے جاتے دِن — کیا کہتے ہیں سن

آدھا ہے ایمان صفائی
جس نے عادت یہ اپنائی
اس کا روشن نام ہے ساتھی
سب سے بھلا یہ کام ہے ساتھی
سب سے اچھا گُن

اچھی آنکھیں اچھے خواب

ساز ہے دنیا، دل مِضراب

چاروں جانب پیار ہو ساتھی

ہر اک راہ بہار ہو ساتھی

دل میں ہو جو دُھن

آتے جاتے دِن — کیا کہتے ہیں سُن

✿✿✿

پھول کھلے ہیں ڈالی ڈالی

رُت آئی ہے خوشیوں والی

مل کر خوب بجائیں تالی

کہ ہو گئی سنچری لو ہو گئی سنچری

سب سے اچھے سب سے پیارے آنگن آنگن تارے کی لو

یہ ہو گئی سنچری کہ ہو گئی سنچری

شاوا شاوا بلے بلے بک اپ بک اپ ویل ڈن ویل ڈن

کہ ہو گئی سنچری لو ہو گئی سنچری

"آنگن آنگن تارے" نے جو دھنک سجائی گیتوں کی

سُر سنگیت کی شمع جلا کر بزم جمائی گیتوں کی

اس نے کیا کیا رنگ نکھارے

سب سے اچھے سب سے پیارے آنگن آنگن تارے کی لو

یہ ہو گئی سنچری کہ ہو گئی سنچری

شاوا شاوا بلے بلے بک اپ بک اپ ویل ڈن ویل ڈن

کیسے کیسے گیت بُنے اور کیا کیا راگ سنائے
سو ہفتوں میں کیسے کیسے پیارے رنگ دکھائے
سر میں کیا کیا چاند اتارے
سب سے اچھے سب سے پیارے آنگن تارے کی لو
یہ ہو گئی سنچری کہ ہو گئی سنچری
شاوا شاوا بلے بلے بک اپ بک اپ ویل ڈن ویل ڈن
کہ ہو گئی سنچری - لو ہو گئی سنچری

❀❀❀

اک بار جو کھو جائے وہ وقت نہیں ملتا
جو پھول بکھر جائے وہ مڑ کے نہیں کھلتا

جو وقت ملا ہم کو اللہ کی امانت ہے
اک خواب کا چہرا ہے تعبیر کی صورت ہے
گر حکم نہ ہو اس کا پتّہ بھی نہیں ہلتا
اک بار جو کھو جائے وہ وقت نہیں ملتا

موقعے کا بس اک ٹانکا نو ٹانکے بچاتا ہے
ادھڑے ہوئے دامن کو پھٹنے سے بچاتا ہے
تاخیر جو ہو جائے پھر یونہی نہیں سِلتا
اک بار جو کھو جائے وہ وقت نہیں ملتا

توقیر کرو اس کی جو لمحہ میسر ہے
جو وقت پہ ہو جائے بس کام وہ بہتر ہے
ہاتھوں سے پھسل جائے جو بخت نہیں ما
اک بار جو کھو جائے وہ وقت نہیں ما

❁❁❁

لا لا لا لا لا لا لا - وکی' قاسم' علی رضا - لا لا لا لا
دل میں لے کر چوکے چھکے - کرکٹ کے میدان میں پہنچے
افضل اور عثمان بھی آئے - ذی شان اور سلمان بھی آئے
اپنے اپنے ساتھی چن کے - ٹاس کی خاطر کیپٹن نکلے
ٹیموں میں پھر میچ پڑا - لا لا لا لا لا لا لا لا

وکی بالنگ کرنے نکلا۔ لمبا سا اسٹارٹ تھا اس کا
قاسم نے جب بیٹ گھمایا - پہلے بال پہ چوکا مارا
اگلی گیند پہ کیچ جو اچھلا - ذی شان نے بھاگ کے پکڑا
پھر تو آیا خوب مزا - لا لا لا لا لا لا لا لا
پھر تو ڈھیروں رنز بنے۔ چوکے چھکے خوب لگے
کھیل کا ہر پل رنگ نیا - وکٹ اڑی تو کیچ گرا
رن آؤٹ جو ہوا اویس - چھڑ گئی آپس میں یہ بحث
آؤٹ وہ آخر تھا' نہ تھا - لا لا لا لا لا لا لا لا

❁❁❁

الف سے ابو الف سے امی
ب سے بہن اور بھائی
پ سے اپنا پیارا پیارا پیارا پاکستان

اس کے رستے باغوں جیسے
جگنو، چاند، چراغوں جیسے
خوشبو خوشبو موسم سارے، بھرے پرے کھلیان
پ سے اپنا پیارا پیارا پیارا پاکستان

شہد سے میٹھا نام ہے اس کا
روشن ہر اک بام ہے اس کا
ایک لڑی کے موتی ہیں سب بچے پیر جوان
پ سے اپنا پیارا پیارا پیارا پاکستان

✿✿✿

ایک تھا ملا نصرالدین
کرتا تھا باتیں نمکین
کام تھا اس کا احمق بننا
سیدھی بات کو الٹا کرنا
کھانے پینے کا شوقین
ایک تھا ملا نصرالدین
اس سے ہیں منسوب لطیفے
مزے مزے کے ڈھیروں قصے
خوشیوں کی تھا ایک مشین
ایک تھا ملا نصرالدین

ایک گدھا تھا اس کے پاس
ایک گدھی تھی جس کی ساس
اور بچے تھے اس کے تین
ایک تھا ملا نصرالدین

❁❁❁

ون ٹو تھری فور
سب نے مل کر ڈالا شور
پکنک پر ہم جائیں گے
کھیلیں کودیں گائیں گے
جنگل میں دیکھیں گے مور
ون ٹو تھری فور۔

فور فائیو سکس اینڈ سیون
پاک وطن ہے اپنا گلشن
اس کے پیارے پھول ہیں ہم
یہ عامل، معمول ہیں ہم
مہکا مہکا روشن روشن
فور فائیو سکس اینڈ سیون۔

سیون ایٹ نائن ٹین
لے کر اپنا اپنا پین
ایم سے لکھو تم ملتان
ڈی سے ڈیرہ غازی خان
ای سے ایگ اور ایچ سے ہین
سیون ایٹ نائن ٹین

❁❁❁

مجھے اپنے جینے کا حق چاہیے
زمیں، جس پہ میرے قدم ٹِک سکیں
اور تاروں بھرا کچھ فلک چاہیے
مجھے اپنے جینے کا حق چاہیے

نعمتیں جو میرے رب نے دھرتی کو دیں
صاف پانی، ہوا، بارشیں، چاندنی
یہ تو ہر ابنِ آدم کی جاگیر ہیں
یہ ہماری تمھاری، کسی کی، نہیں
مجھ کو تعلیم، صحت اور امید کی
سات رنگوں بھری اک دھنک چاہیے
مجھے اپنے جینے کا حق چاہیے

نہ ہوا صاف ہے، نہ فضا صاف ہے
وہ جو آبِ بقا تھا وہ نا صاف ہے
زمین ہو، سمندر ہو، یا آسماں
اک ذرا سوچئے اب کہ کیا صاف ہے!
موت سے پُر خطر ہے یہ آلودگی
دوستو دل میں تھوڑی کسک چاہیے
مجھے اپنے جینے کا حق چاہیے

✿✿✿

ہم ہیں پھولوں کے رکھوالے
رنگوں کی توقیر کے وارث
خوشبو کے متوالے
ہم ہیں پھولوں کے رکھوالے

سیدھی راہ پر چلتے جائیں چاہے جتنی لمبی ہو
بس اس چیز کو اپنا جانیں جو محنت سے جیتی ہو
کام کریں سب کرموں والے
ہم ہیں پھولوں کے رکھوالے

جیون کی ہر راہ گذر سے کانٹے چُنتے جائیں
آنکھوں آنکھوں سانجھ سفر کے سپنے بُنتے جائیں

نکھریں چاروں اور اُجالے
ہم ہیں خوشبو کے متوالے

❀❀❀

آیا ننجا ٹرٹل آیا
ہر بچے کے دل کو بھایا
بھول گئے سب ہاتھی گھوڑے
ایسا اس نے رنگ جمایا
آیا ننجا ٹرٹل آیا

فلموں میں ہے اس کا چرچا
وڈیو گیم میں شہرہ اس کا
کارٹون میں سب پر چھایا
آیا ننجا ٹرٹل آیا

جب سے پایا ہے گڈو نے
جتنے بھی تھے کھیل کھلونے
سب سے اس کا دل اکتایا
آیا ننجا ٹرٹل آیا

***

پنجابی گیت

سوہنا پاکستان

جُگ جُگ جیوے روشن تھیوے

ہور ودھائے شان

مرا سوہنا پاکستان

سونے ورگی مٹی اس دی چاندی ورگا پانی

غیر بہاراں نالوں چنگی ایس دی رُت خزانی

ساڈے لئی تے پاک وطن دی

دھرتی اے اسمان

جگ جگ جیوے روشن تھیوے

سوہنا پاکستان

رَل مِل کے جے کٹن لگئے کٹ جاندے نیں دکھ
آ جا مل کے بویئے سجنا آون والے سکھ
ہک نال ہک ملا کے چلئے
بن جایئے چٹاّن
جگ جگ جیوے روشن تھیوے
سوہنا پاکستان

●●●

میں واری واری جاں
وسدے رہن ہمیشہ تیرے، بیلے، کھیت گراں
میں واری واری جاں
ڈالی ڈالی پھل پئے مہکن
تیری سبز ہوا اچ لہکن
ارماناں دے پنچھی چہکن
ماں دی گودی وانگوں لگے
تیری ٹھنڈی چھاں
میں واری واری جاں

لوکی منگن چن تے تارے
مینوں ہر اک شے توں پیارے
تیرے روشن برج منارے
میرے دل دے ورقے ورقے لکھیا تیرا ناں
میں واری واری جاں

❁❁❁

اساں قول نبھانا اے
گہنا جِندڑی دا
تیرے ناویں لانا اے

ہر بھیت نوں کھولے گا
اے پیار دا جادو تے
سر چڑھ کے بولے گا

ہر رنگ اچ پیارا اے
سوہنا سبھناں توں
ساڈا چن تے تارا اے

اک پیر نہ ڈولے گا
واج تے وطناں دی
ساڈا لُوں لُوں بولے گا

❁❁❁

ساری کھیڈ زبان دی اے
ویلے نوں پرچان دی اے
بندے اوتھے کیہہ کرسن
جتھے ہر شے جنس دکان دی اے
ساری کھیڈ زبان دی اے
نیت جے نہ سچّی ہووے فیر کاہدے اشنام
لکھتاں پڑھتاں کس کاری جد دل وچ نئیں احترام
چڑھدے سورج نوں ہر بندہ نیوں نیوں کرے سلام
ہن - ایہو رسم جہان دی اے
ساری کھیڈ زبان دی اے

اکھاں جے کر ساتھ نہ دیون جُھوٹھے سب اقرار
ردّی دے مُل وکدے یارو وعدے وچ بزار

لفظاں دی اک کھیڈ محبت' اک افسانہ پیار
جھوٹھوں سچ بنان دی اے
ساری کھیڈ زبان دی اے

کاں وی چٹا ہو سکدا اے کالا ہو جائے دن
ست ویاں دا سو کر دیندی زورا ور دی گِن
بھادوں دا اوہ مینہ بن جاوے ہووے جے کن من
گل ساری رولا پان دی اے
ساری کھیڈ زبان دی اے